واقفاتِ نَو بچیوں کے ساتھ مجلس سوال و جواب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے بچیوں نے سوالات کئے۔

❁......**ایک بچی نے سوال کیا کہ کیسے پتہ لگے کہ خواب شیطانی ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا: نفسیات کے جو ماہرین ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہر انسان کو رات میں تین چار خواب آتے ہیں۔ کچھ یاد رہ جاتے ہیں کچھ انسان بھول جاتا ہے یا پھر سارے بھول جاتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں خواب نہیں آتی۔ وہ اتنی گہری نیند سوتے ہیں کہ ان کو پتہ ہی نہیں لگتا کہ رات کیا ہوا ہے۔ خوابیں ہر ایک کو آتی ہیں۔ بعض دفعہ اچھی خواب بھی آتی ہے۔ اگر انسان کا دماغ نیک ہے، اس کے خیالات نیک ہیں تو اس کو اچھے خواب آتے رہیں گے۔ اگر رات کو تم لوگ گندی فلم دیکھ کر سوئے ہو یا کوئی اور بیہودہ چیز دیکھ کر سوئے ہو تو بعض دفعہ اس قسم کی خوابیں آتی ہیں۔ دماغ پر ان چیزوں کا ایک نفسیاتی اثر ہوتا ہے۔ بعض خوابیں ہوتی ہیں، جو اللہ تعالیٰ خاص طور پر کسی کی راہنمائی کے لئے دیتا ہے۔ اس میں بعض پیغام ہوتے ہیں۔ بعض چیزیں سمجھ نہیں آتیں۔ حضرت یوسفؑ کے زمانہ میں جس طرح بادشاہ نے خواب دیکھی تھی۔ جو تعبیر کرنے والے تھے، انہوں نے کہا کہ یہ تمہارے دماغی خیالات ہیں۔ جس کی وجہ سے خواب آ گئی۔ سات گائیاں اور سات بالیوں کا کوئی مطلب نہیں۔ لیکن جو قیدی حضرت یوسفؑ کے ساتھ تھے۔ ان میں سے جو ایک رہا ہوا تھا۔ حضرت یوسفؑ نے اس کو کہا تھا کہ بادشاہ کو جا کر میرے بارہ میں بتانا۔ جب اس نے بادشاہ کی یہ خواب سنی تو اسے حضرت یوسفؑ کی یاد آ گئی۔ پھر حضرت یوسفؑ نے اس کی تعبیر کی کہ کس طرح تم پر اچھا زمانہ آئے گا۔ پھر قحط سالی کا زمانہ آئے گا۔ اس عرصہ میں جو تمہاری اچھی فصلیں ہوں گی ان کو قحط والے سالوں کے لئے سنبھال کر رکھ لینا۔ پھر حضور انور نے بچی کو بتایا کہ فصل کیا ہوتی ہے اور Harvesting کیا ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ گندم کا ایک حصہ ہوتا ہے جس کے اندر دانے بھرے ہوتے ہیں اس کو سٹّہ کہتے ہیں۔ بہر حال وہ ایک خواب تھی جس کی تعبیر حضرت یوسفؑ نے کی۔ پھر قحط آیا پھر حضرت یوسفؑ کو بادشاہ نے قید سے نکال لیا۔ یہ ان کے لئے ایک رہائی کا ذریعہ بن گیا اور اس نے ان کو اپنا فائنانس منسٹر بنا دیا۔ بعض خوابیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کی تعبیر سمجھ نہیں آتی۔ لیکن حضرت یوسفؑ کو اللہ تعالیٰ نے خوابوں کے بارہ میں خاص علم دیا ہوا تھا۔ اس لئے انہیں خواب کی سمجھ آ گئی۔ تو انسانوں کو اللہ تعالیٰ بعض اچھی خوابیں دکھاتا ہے۔ جن کا اثر انسان کے دل پر ہوتا ہے۔ اگر کوئی اچھی خواب نہ ہو تو دل پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ خیال آتا ہے کہ اس کا اچھا نتیجہ نہ ہوگا۔ اس لئے کہتے ہیں کہ بعض خوابوں کے مطلب کی سمجھ نہیں آتی۔ اس لئے جب بھی کوئی خواب دیکھو، تمہارے دل پر اچھا یا برا اثر ہو، دونوں صورتوں میں صدقہ دے دیا کرو۔ اگر شیطانی خوابیں ہوتی ہیں، وہ اس طرح کی ہوتی ہیں کہ مثلاً بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں خواب آئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جھوٹے ہیں، یہ اگر خواب آئی تو یہ شیطانی خواب ہے۔ جس کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اس شخص نے میرے بعد آنا ہے اور میرے دین کو پھیلانا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو دنیا میں دوبارہ قائم کرنا ہے۔ اس کو کہہ دیں کہ جھوٹا ہے، بالکل غلط ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چیلنج کیا کہ اللہ تعالیٰ کی تائید ہمیشہ ان کے ساتھ ہے۔ تو اس قسم کی خوابیں شیطانی خوابیں ہوتی ہیں۔ سو آدمیوں کو اگر خواب آئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے ہیں اور ایک کو خواب آئی کہ وہ جھوٹے ہیں، تو وہ خود جھوٹا ہے، وہ خواب شیطانی خواب ہے۔ خوابوں کی تعبیر بھی مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً ایک دفعہ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تیسرے بیٹے ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں خواب دیکھی کہ محمد احسن نام کا ایک شخص ہے جس کی قبر بازار میں ہے۔ اس کو بازار میں دفن کیا ہوا ہے۔ اب بعض لوگ کہیں گے کہ یہ اچھی خواب ہے، لوگ چلتے ہوں گے اور اس کی قبر پر دعا کرتے ہوں گے۔ لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ خواب بتائی تو آپؑ نے فرمایا کہ محمد احسن نام کا ایک شخص یا تو احمدیت سے مرتد ہو جائے گا یا منافق ہوگا۔ بعد میں پھر ایسے حالات ہوئے کہ ایک شخص جو صحابی بھی تھے اور نام بھی اِن کا یہی تھا خلافتِ ثانیہ کے وقت میں جماعت چھوڑ گئے۔ تو یہ بات ظاہر بھی ہوگئی۔ اس طرح خوابوں کی لمبی تفصیلات ہوتی ہیں۔ لیکن تمہیں سمجھ آئے یا نہ آئے تم صدقہ دے دیا کرو۔ اس لئے کہ ہر ایک تعبیر ہر ایک کو سمجھ نہیں آسکتی۔ اس کا سادہ علاج یہ ہے کہ اچھی ہو یا بری ہو صدقہ دے دیا کرو۔

❁......**ایک بچی نے سوال کیا کہ۔ اسلام کا ارتقاء کے بارہ میں کیا نظریہ ہے؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا: اسلام کہتا ہے کہ ارتقاء ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ارتقاء ہوا ہے۔ انسان کی جو تکمیل ہوئی ہے، وہ ارتقاء کے ذریعہ ہوئی ہے۔ لیکن ہم یہ نہیں مانتے کہ ڈارون کی ارتقاء کی تھیوری ٹھیک تھی۔ نہ Beetle سے انسان بنا، نہ بندر سے۔ کچھ عرصہ ہوا نیشنل جیوگرافک نے ایک ریسرچ پیش کی کہ Beetle کی مختلف selections ہوئیں، جن سے آخر انسان بنا۔ یہ تمام فضول بات ہے۔ ہاں، انسان کی اپنی الگ ترقی ہوئی، انسان ایک الگ نسل ہے۔ انسان آہستہ آہستہ ترقی کرتا گیا۔ پہلے انسان جانور کی طرح تھا۔ جنگلوں میں جانوروں کی طرح رہتا تھا۔ وہاں شکار کرتا تھا، پھر غاروں میں آ گیا پھر لوہے سے کام لینا شروع کیا۔ پھر Agriculture کا دور آیا۔ اس طرح آہستہ آہستہ دوروں میں ترقی ہوئی ہے۔ اپنے آپ کو دیکھ لو، ایک Generation Gap ہی کافی ہے۔ تم دیکھ لو Iphone, Ipad, whatsapp, Instagram اور فلاں فلاں چیزیں آتی ہیں۔ تمہاری دادی کو اس کا تصور بھی نہیں تھا، نہ نانی کو پتہ تھا۔ بلکہ بعضوں کی امّاں کو بھی نہیں پتہ کہ یہ کیا چیز ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارے دماغ کی ترقی ہوئی۔ جس طرح سوچیں بڑھتی گئیں، زمانہ ماڈرن ہوتا گیا اور علم بڑھتا گیا اسی طرح تمہارے دماغ کی ترقی ہوئی، تمہاری یہ ریسرچ یا علم کی پیاس بڑھتی گئی۔ یہ ہے اصل ارتقاء۔ پہلے چھوٹی سوچ تھی، جنگل کی زندگی، پھر غار کی، پھر لوہے کی، پھر کھیتی باڑی شروع ہوئی۔ چھوٹے چھوٹے آلات بنانے لگ گئے۔ افریقہ میں جب میں اسّی کی دہائی میں تھا بہت سارے چھوٹے کسان، چھوٹی زمینیں تھیں، ان کا آلہ تلوار کی مانند تھا جس سے وہ کاشت کاری اور زمین کو نرم کرتے تھے۔ بس دو آلے ان کے پاس ہوتے تھے۔ ایک Hoe اور دوسرا کٹلس۔ جس سے وہ کاشت کاری کرتے تھے۔ اب تو ماڈرن فارمنگ ہوگئی ہے۔ ٹریکٹر وغیرہ آ گئے ہیں۔ اسی طرح یورپ میں ہے۔ اگر تم ان کے میوزیم میں جاؤ۔ یہ تمہیں اپنے پرانے آلے دکھائیں گے۔ انسان کی ترقی ہی ارتقاء ہے۔ باقی بندر سے انسان نہیں بنا۔ انسان، انسان ہی تھا۔ اگر تم نے مزید پڑھنا ہے تو حضرت خلیفہ رابعؒ کی کتاب RationalityRevelation پڑھ لو۔

❁......**ایک بچی نے سوال کیا کہ کیا ہم اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھ سکتے ہیں؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کیا ہے؟ ایک جسم تو نہیں ہے۔ وہ تو ایک نور ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا تھا کہ خدا مجھے اپنا آپ دکھا دے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا تم نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن آپؑ نے کہا کہ دکھاؤ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اس پہاڑ کو دیکھو۔ میں اس پر اپنا تھوڑا سا جلوہ ڈالوں گا۔ اگر تم نے اسے دیکھ لیا پھر تم مجھے دیکھ سکتے ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کیا کیا؟ اس پہاڑ پر ایسی بجلی پڑی کہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔ حضرت موسیٰؑ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ پھر انہوں نے کہا اللہ میری توبہ مَیں نہیں دیکھتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی ظاہری شکل نہیں ہے۔ وہ نور ہے اور ہر جگہ موجود ہے۔ اوپر بھی ہے نیچے بھی ہے، دائیں بھی ہے بائیں بھی ہے۔ ابھی کینیڈا میں رات ہو رہی ہے اور ایشیا میں دن ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو دونوں نظر آ رہے ہیں۔ نارتھ پول اور ساؤتھ پول بھی نظر آ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی روشنی ہر طرف یکساں پڑ رہی ہے۔ اس طرح کی روشنی نہیں ہے جس کی کچھ روشنی کم ہے۔ کشفی حالت میں اللہ تعالیٰ کی آواز سن سکتے ہو۔ بڑی طاقتور اور پر جوش ایک کیفیت ہے جسے تم سنتے ہی کہتی ہو کہ یہ اللہ ہے۔ جسے تم خواب میں دیکھو کہ ساتھ ہی کہو کہ اللہ نے یہ میرے دل میں بات ڈالی ہے۔ دل میں گڑھ جاتی ہے۔ بعض دفعہ تمثیلی رنگ میں بعض شخصیات میں نظر آتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اللہ ویسا ہے۔ صرف تمہاری تسلی کے لئے ہوتا ہے۔ بعض دفعہ لوگ دیکھ لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کی شکل میں بول رہا ہے۔ وہ اللہ کی صفات کا اظہار ہوتا ہے۔ اسی طرح حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ نے اقبال کے جواب میں ایک نظم لکھی تھی جو انڈیا پاکستان کا بڑا فلاسفر اور شاعر تھا۔ اس نے کہا کہ اللہ تُو کہاں ہے تُو نظر نہیں آتا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے بڑی صاحبزادی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ نے ایک جواب لکھا کہ مجھے دیکھ شکلِ مجاز میں۔ یعنی میں ظاہری طور پر نظر آسکتا ہوں لیکن کس طرح؟ درختوں، آسمانوں، قدرت کی خوبصورتی، پہاڑ کی وادیوں، نیاگرا فال میں دیکھو ہر جگہ نظر آ رہا ہے۔

❁......**ایک بچی نے سوال کیا کہ بعض دفعہ انسان پر نفس کی وجہ سے غصہ اور سستی حاوی ہو جاتے ہیں، اس سے کیسے بچا جائے؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا: حدیث نبوی میں آتا ہے کہ اگر تم کو غصہ آئے اور تم کھڑے ہو تو تم بیٹھ جاؤ اگر بیٹھے ہو تو لیٹ جاؤ اور پانی پی لو۔ سستی کو دور کرنا تو تمہارا کام ہے۔ وہ تو ہمت سے دور ہوتی ہے۔ تمہارے اندر وِل پاور (will power) ہونی چاہئے۔ ''سستیاں ترک کرو طالبِ آرام نہ ہو''۔ تم اگر کہو کہ نیند آتی ہے تو تم اٹھارہ گھنٹے بھی سو کر سست ہی رہو گی۔ محنت کرنے والے چند گھنٹے سو کر فریش اٹھتے ہیں۔ باقی جہاں تک غصے کی بات ہے، بہر حال غصہ کے لئے استغفار کرنی چاہئے۔ استغفار زیادہ کیا کرو۔ اللہ سے مدد مانگو۔ دعا کیا کرو کہ اللہ میرا غصہ ٹھنڈا کر دے۔

❁......**ایک بچی نے سوال کیا کہ میرے دسویں میں 89 فیصد نمبر آئے ہیں۔ کیا میں ڈاکٹر بنوں؟**

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اگر داخلہ ملتا ہے تو ضرور بنو۔

❁......**ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور انور کو اپنی والدہ کی کونسی نصیحت یاد آتی ہے؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا:۔ یہی کہتی تھیں کہ نماز

پڑھو۔نصیحت تو بچوں میں یہی کی جاتی ہے۔جھوٹ کبھی نہیں بولنا۔

❁......**ایک بچی نے سوال کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں بتایا تھا کہ کوئی نشان ہوگا جو پہلے کبھی نہیں ہوا؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں کہا تھا کہ کبھی نہیں ہوا بلکہ ایک ہی مہینہ میں چاند سورج گرہن ہوتے رہے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس وقت ایک دعویدار ہوگا۔ جو دعویٰ کرے گا کہ میں وہی ہوں جو اس پیشگوئی کے مطابق آیا ہوں۔وہ یہ تھی کہ جب پورا چاند ہوگا، اور چاند کو گرہن لگنے کہ جو تین راتیں ہیں یا تین تاریخیں یعنی چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ تو ان تین راتوں میں سے پہلی رات گرہن لگے گا۔ یہ باتیں میں پریس والوں کو بتا تا رہتا ہوں اگر تم ایم ٹی اے دیکھو تو تم کو پتہ ہو۔ بہر حال آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ان تاریخوں میں سے پہلے دن چاند کو گرہن لگے گا اور پہلی تاریخ تیرہ بنتی ہے چاند کے مہینہ کی۔سورج کے دنوں میں سے دوسرے دن کو گرہن لگے گا۔ یعنی ستائیس اٹھائیس انتیس کے دنوں میں سے۔ اُس وقت سارے مہینے چاند کے حساب سے ہوتے تھے۔ یہ Gregorian Calendar نہیں تھا۔لُونر مہینہ میں سے ستائیس اٹھائیس اور انتیس سورج کے گرہن کے دن ہوتے ہیں۔ان میں سے دوسرے دن سورج کو گرہن لگے گا جو اٹھائیس رمضان کو لگا۔رمضان کے مہینہ کی تیرہ کو چاند کو گرہن لگا۔ 1894ء میں یہ ایسٹرن ہیمیسفیر میں لگا۔ مشرقی دنیا میں دیکھا گیا۔1895ء میں ویسٹرن ہیمیسفیر (Western Hemisphere) میں لگا۔ یہاں امریکہ میں دکھائی دیا۔ اخباروں نے تمام واقعہ لکھا۔تو یہ نشانی تھی جو پوری ہوگئی۔ یہ نہیں تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے بعد دعویٰ کیا۔آپؑ نے اس سے پہلے ہی دعویٰ کیا ہوا تھا۔آپؑ نے مولویوں کو فرمایا کہ تم یہ کہا کرتے تھے کہ یہ حدیث ہے کہ جب مسیح اور مہدی آئے گا تو چاند اور سورج کو ایک مہینہ میں گرہن لگے گا۔وہ نشانی اب پوری ہو گئی۔ پہلے کہتے تھے کہ گرہن کی نشانی پوری نہیں ہوئی اس لئے آپ کا دعویٰ جھوٹا ہے۔آپؑ نے فرمایا کہ اب گرہن لگ گیا۔پھر مولوی کہنے لگے کہ حدیث جھوٹی ہے۔قصہ ہی ختم ہوگیا۔مولویوں نے تو اپنی جان چھڑانی ہوتی ہے۔

❁......**ایک بچی نے سوال کیا کہ میری دوست کہتی ہے کہ امام مہدی نے سیّدوں میں سے ہونا تھا۔**

اس پر حضور انور نے فرمایا: اپنے دوست سے پوچھو کہ کہاں لکھا ہوا ہے؟ جب سورۃ جمعہ نازل ہوئی اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کہ آخرین میں سے بھی ایک شخص ہوگا جو پہلوں سے ملے گا۔ جو ابھی نہیں ملا وہ بعد میں ملے گا۔صحابہؓ نے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے؟ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہیں دیا۔ دوسری دوبارہ پوچھا۔ پھر جواب نہیں دیا۔ تیسری دفعہ پوچھنے کے بعد حضرت سلمان فارسیؓ جو کہ صرف ایک غیر عرب شخص تھے، اس عربوں کی مجلس میں۔ ایران کے رہنے والے تھے۔ان کے کندھے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ رکھا۔فرمایا کہ وہ ان میں سے ہوگا۔ان میں سے کیا مراد ہے؟ یا تو وہ فارسی نسل میں سے ہوگا یا وہ غیر عرب ہوگا۔ جب غیر عرب ہو گیا تو سیّد کہاں سے ہو گیا۔سیّد کا مسئلہ حل ہو گیا۔اس لئے یہ مسئلہ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حل کر دیا کہ وہ سیّد نہیں ہوگا۔ یہ بھی بتا دیا کہ وہ عرب نہیں ہوگا۔سیّد کون ہے؟ یہاں پر ہم سیّد سیّد کہتے ہیں لیکن عربوں میں چلے جائیں تو پتہ نہیں چلتا کہ سیّد کون ہے۔ وہاں ہر ایک فرقے کے اپنے اپنے پیر ہیں۔اسے کہو کہ کوئی حدیث یا قرآن سے ثابت کرو۔ ہم تو قرآن اور حدیث سے ثابت کرتے ہیں۔ پھر لوگ پوچھتے ہیں کہ وہ عربوں میں سے کیوں نہیں آیا۔ یا کوئی اور ملک میں سے کیوں نہیں آیا۔کیا صرف ہندوستان کی حالت ہی خراب تھی۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تو سب سے بڑا مسلم ملک وہی تھا۔ بڑے ملکوں میں سے ایسا ملک تھا جس کی اکثریت خراب ہو رہی تھی۔ اسلام کے دین کے لحاظ سے۔اسلامی تعلیم سے دور جا رہے تھے۔تیس لاکھ مسلمان عیسائی ہو گئے تھے۔عیسائی اتنی تبلیغ وہاں کرتے تھے۔اس زمانہ میں وہی جگہ تھی جہاں مسیح موعود کو آنا چاہئے تھا اور وہ آ گیا۔اس لئے یہ کوئی دلیل نہیں ہے۔

❁......**ایک بچّی نے سوال کیا میری ایک سِکھ دوست کہتی ہے کہ آپ کی جماعت میں کوئی مرتد کیسے ہوتا ہے؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر جماعت سے نکالا جائے تو مرتد نہیں ہوتا۔مرتد وہ ہوتا ہے جو خود جماعت کو چھوڑے۔ارتداد کا مطلب ہوتا ہے چھوڑنا، رد کرنا۔اس کو مرتد کہتے ہیں۔ ایک ہوتا ہے جس کو اخراج کی سزا دیتے ہیں۔ اگر کسی نے دوسرے کا حق ادا نہیں کیا۔قضاء نے فیصلہ کیا کہ خاوند نے بیوی کا حق ادا نہیں کیا۔یا کسی نے کسی کو مارا یا کسی نے کسی کے حقوق چھین لئے۔یا کسی بھی قسم کا ظلم کیا۔ یا جماعت کے نظام کی خلاف ورزی کی۔اس کو بتانے کیلئے کہ تم نے غلط کام کیا۔تو جماعت اخراج کی سزا دیتی ہے۔اگر معافی مانگ لے تو واپس بھی آ جاتے ہیں۔ جو نہ معافی مانگے وہ نہیں آتا۔ اکثریت تو معافی مانگ کر آ جاتی ہے۔سزا تو ملنی چاہئے ناں۔ برے کام کرو تو سزا ملنی چاہئے۔تو اخراج اس کو کہتے ہیں۔

یہ بات واضح ہونی چاہئے کہ مُخرَج اور مُرتد میں فرق ہے۔اگر کوئی لڑکی کسی غیر مذہب والے سے شادی کرے تو اخراج ہوتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ اسلام کیا تعلیم دیتا ہے؟ اسلام کہتا ہے کہ لڑکی کو اپنی عصمت، اپنی عزت کی حفاظت کرنی چاہئے۔جو نہیں کرتا وہ غلط کرتا ہے۔جس کے بارہ میں پتہ لگ جائے کہ وہ اسلامی تعلیم پر عمل نہیں کر رہی۔تو پھر ہم کہتے ہیں کہ تم اسلامی تعلیم پر عمل نہیں کر رہی اس لئے ہمارا اور تمہارا کوئی تعلق نہیں۔ہم نے اس کو ڈنڈا نہیں مارا، اس کا سر نہیں پھاڑا، کسی کو کچھ نہیں کہا۔بس یہی کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے تمہارا ہم سے تعلق نہیں۔تمہارا نام ہم جماعت میں شامل نہیں کرتے ہیں۔تمہارے سے چندہ نہیں لیں گے، اور تمہارے سے کوئی خدمت نہیں لیں گے۔جب اثر ہی کوئی نہیں ہونا تو ہمارے بیچ بیٹھنے کا فائدہ ہی کیا ہے۔جن کا اثر تم پر زیادہ ہے، تم انہی کے ساتھ ہی رہو۔صرف اس لئے نکالا جاتا ہے۔اسلام کہتا ہے کہ شادیاں کرو، اپنی پسند سے بھی کرو۔آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ شادی کرنے کے لئے لڑکا اور لڑکی کی پسند ہونی چاہئے۔لیکن اس کا جو صحیح طریقہ ہے اس پر چلنا چاہئے۔اگر ماں باپ نہیں مانتے تو خلیفہ وقت کو لکھ کر دے سکتی ہو۔کئی لڑکیاں ایسے لکھتی ہیں۔پھر ان کی پسند سے شادیاں بھی کروا دی جاتی ہیں بشرطیکہ وہ احمدی ہو۔لیکن تم کسی بھی جگہ چلی جاؤ، کسی کالج یا یونیورسٹی میں یہاں تک کہ کسی کلب میں بھی، ہر جگہ اصول و قواعد ہیں۔جب تم ان کو توڑتے ہو تو وہ تمہیں باہر کر دیتے ہیں۔تو جماعت کے بھی اصول ہیں۔ ان کے اندر رہنا چاہئے۔اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم ہیں۔تم لوگ جو احمدی وقفِ نو لڑکیاں ہو۔تمہیں چاہئے کہ تم اپنا دینی علم بڑھاؤ۔ تاکہ اس قسم کے سوالات کے جواب جو نئے نئے اٹھتے ہیں وہ خود دیا کرو۔

❁......**سوال۔ پیارے حضور میرا سوال ہے کہ محرم کا مہینہ کیا ہے؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا: محرم کا مہینہ اسلامی مہینوں میں سے ایک مہینہ ہے۔دس محرم میں امام حسینؓ کو شہید کیا گیا تھا۔اس لئے جو شیعہ لوگ ہیں خود ہی یزید کے ساتھ مل کر انہوں نے آپؓ کا قتل کیا اور خود ہی وہ اپنے آپ کو پیٹتے ہیں۔حضرت امام حسینؓ کو قتل کیا گیا تھا۔اس کے بعد ایک شیعہ فرقہ بن گیا۔بعض لوگ سوگ مناتے ہیں کہ امام حسینؓ کو قتل کیا گیا ہے۔اپنے آپ کو پیٹتے ہیں۔اس لئے دس محرم ان کے لئے بڑا افسوس کا دن ہے۔اس لئے ہم کہتے ہیں کہ اگر ان دنوں میں کسی کی شادی ہونی ہے خاص کر کے ہمارے اردگرد شیعہ رہتے ہیں ان دنوں میں ہم نہ تقریب رکھیں۔اس لئے نہیں کہ ہم انہیں ٹھیک سمجھتے ہیں۔ صرف ان کے احترام میں۔اگر کوئی ویسے چراغاں کیا ہوتا ہے تو نہ کریں۔مثلاً یہاں تم نے لائیٹنگ کی ہوئی تھی تو میں نے روک دیا تھا کہ شاید پاس کوئی شیعہ ہو اور اس کے جذبات کو ٹھیس نہ لگے۔حالانکہ اس کا کوئی عقلاً ثبوت نہیں ہے۔ بہر حال یہ افسوس تو ہوتا ہے کہ ظالمانہ طریق پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کو شہید کیا گیا۔

❁......**ایک بچی نے سوال کیا کہ واقفاتِ نَو شادی کے بعد اپنی زندگی کیسے گزاریں؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا:۔ پہلے تو یہ ہے کہ اپنے امّاں ابّا کو کہو اور خود بھی کوشش کرو کہ ایسے لڑکے سے شادی کرو جو نیک ہو، دیندار ہو، نمازیں پڑھنے والا ہو تاکہ وقفِ نَو کے کام کو پورا کرنے میں روک نہ ڈالے۔ دوسرا یہ کہ جب شادی ہو جاتی ہے تو مختلف طبیعتیں ہوتی ہیں۔بعض دفعہ ایڈجسٹ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔اس لئے یاد رکھو کہ کوئی کامل نہیں ہوتا۔ ہر ایک میں چھوٹی چھوٹی کمیاں، برائیاں، خامیاں ہوتی ہیں۔ اس لئے اگر کوئی خاوند کوئی بیوی دوسرے کی برائی دیکھے تو اپنی آنکھ بند کر لے۔ بولنے کی جہاں ضرورت پڑے اور تبصرہ کرنا ہو تو زبان بند کر لو۔اگر کوئی تمہارے پاس آ کر ایک دوسرے کی برائی سنانا چاہے تو کان بند کر لو۔ اگر اچھی چیز دیکھو تو منہ سے تعریف کرو۔ اچھی بات ضرور سنو، دیکھو۔بس یہ تین برائیوں سے منہ پھیر لو اور تین اچھائیاں کر لو تو زندگی آسان ہو جاتی ہے۔

❁......**ایک بچی نے سوال کیا کہ آپ کی پسندیدہ دعا کیا ہے؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا: ہر دعا مختلف وقتوں میں پسندیدہ بن جاتی ہے۔ سب سے زیادہ میں درود شریف پڑھتا ہوں اور یہ بھی مجھے پسند ہے "رَبِّ اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ "۔

واقفاتِ نَو بچیوں کی یہ کلاس سات بجکر 25 منٹ پر ختم ہوئی۔